فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ۝٤١ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا
عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ۝٤٢ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝٤٣ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝٤٤ وَسْئَلْ مَنْ
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا ۚ أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝٤٥
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝٤٦ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ۝٤٧ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ
آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝٤٨
وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۚ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ

پھر اگر ہم آپ کو لے بھی جائیں (دنیا سے) تو بھی ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے ۝۴۱ اور اگر تجھے ہم وہ بھی دکھا دیں کہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم ان پر قادر ہیں ۝۴۲ پھر تو اس کو مضبوط پکڑے رہ کہ جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو سیدھے رستے پر ہے ۝۴۳ اور یہ قرآن تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے اور آگے تم سے پوچھا جائے گا ۝۴۴ اور پوچھ دیکھ ان رسولوں سے کہ جن کو تجھ سے پہلے بھیجا تھا کہ کیا اللہ کے سوا ہم نے اور بھی معبود پرستش کے لئے بنائے تھے ۝۴۵ اور ہم نے موسیٰ کو بھی اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تھا تب موسیٰ نے کہا میں رب العلمین کا فرستادہ ہوں ۝۴۶ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تھے تو ان کی ہنسی اڑانے لگے ۝۴۷ اور ہم نے ان کو جو نشانی دکھاتے تھے تو ایک دوسرے سے بڑھ کر بھی ہوتی تھی اور ہم نے ان کو مبتلائے مصیبت بھی کیا تاکہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں ۝۴۸ - اور انھوں نے عذاب آنے پر بھی یہی کہا اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لئے اس عہد سے کہ جو تجھ سے خدا نے کر لیا ہے دعا کر البتہ ہم ہدایت پر آجاویں گے ۝۴۹ (پارہ ۲۵ سورہ زخرف ۴۳/۴۱ تا ۴۹ * ت : ح)

۴۱ - "تو اگر ہم تمہیں لے جائیں" یعنی وفات دیں، معلوم ہوا کہ حضور بعد وفات بھی زندہ ہیں
مگر ہماری نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں جیسے سورج غروب ہونے کے بعد بھی روشن ہے اگرچہ ہم سے

چھپایا ہے کیونکہ رب نے اسے جانا فرمایا ہے جس میں جانے والا لوگوں کی نگاہ سے چھپ جاتا ہے
مگر موجود رہتا ہے۔" "تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے" دنیا و آخرت میں رب نے وعدہ فرمایا۔ خلفاء راشدین
کے زمانے میں بڑی فتوحات ہوئیں۔

۴۲۔ "یا تمہیں دکھا دیں"۔ آپ کی حیات شریفہ میں اور حضور بعد وفات بھی سارے عالم کو ہاتھ
کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہے ہیں۔ "جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں" (نور العرفان)

۴۳۔ اے میرے رسول! آپ ان کی شر انگیزیوں کا کوئی اثر قبول نہ کریں۔ جو کتاب ہم آپ
پر نازل فرما رہے ہیں اس کو بڑی مضبوطی سے تھامے رہیں۔ بلاشبہ آپ راہ راست پر گامزن ہیں
کامیابی آپ کے قدم چومے گی آپ کے دین کو غلبہ نصیب ہوگا آپ کا آفتاب عظمت
ہمیشہ ہمیشہ تابندہ و درخشاں رہے گا۔ ناکامیاں اور محرومیاں فقط ان لوگوں کا مقدر ہیں جنہوں نے
تمہارا دامن چھوڑ دیا تمہاری ذات اقدس کے بجائے بغیر کسی اور کو عقیدت کا مرکز بنا لیا۔

۴۴۔ ذکر کا معنی یہاں شرف عظیم ہے (روح المعانی) یعنی یہ قرآن حکیم کوئی معمولی چیز نہیں یہ
ایسی نعمت عظمیٰ ہے کہ آپ کے لئے بھی یہ باعث صد عز و شرف ہے اور آپ کی امت کے لئے بھی
سرمایہ افتخار و نازش ہے جس نبی مکرم رسول معظم اور عبد محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب
العزت نے اپنی لازوال تحفہ مرحمت فرمایا اس کی شان رفیع کا کون اندازہ لگا سکتا ہے
اور جس امت کو یہ جامع نظام حیات مرحمت فرمایا گیا وہ اس پر جتنا شکر کرے بجا ہے *
اس سے تم صرف اپنے قلب و نگاہ کو روشن کرو بلکہ تمہارا فرض ہے کہ اس نور سے (ہر طرف) اجالا
کر دو۔ ہم تم سے اس کے بارے میں پوچھیں گے اور اچھی طرح باز پرس کریں گے۔ (ضیاء القرآن)

۴۵۔ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں
بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو
کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے
بتائی نہ کسی کتاب میں آئی۔ یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس میں
تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبرئیل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے

انبیاء سے دریافت فرما لیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی مخالفت کی۔

٤٦ ۔ "اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں" عصا اور ید بیضا دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو موسیٰؑ نے پہنچنے کے بعد کہا میں رب العالمین کا فرستادہ ہوں" حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے سے مقصود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسکین خاطر عطا ہو اور کافروں کے قول لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ .... کو غلط قرار دینا اور حضرت موسیٰؑ کی دعوت توحید کو شہادت میں پیش کرنا ۔

٤٧ ۔ "جب موسیٰؑ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ لوگ ان معجزات کی ہنسی اڑانے لگے" شروع میں جب فرعون اور اس کے درباریوں نے معجزات کو دیکھا تو بغیر سوچے سمجھے ان کا مذاق اڑانے لگے ۔ (تفسیر مظہری)

٤٨ ۔ "اور ہم ان کو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلی نشانی سے بڑھ کر ہوتی اور ہم نے ان کو عذابات (میں) پکڑا اس لئے کہ وہ (اپنے کفر سے) باز آ جائیں" ۔ کبھی قحط، کبھی طوفان، کبھی ٹڈی دل، کبھی جوئیں، کبھی مینڈک، کبھی خون یہ سب آفتیں ایک کے بعد ایک اس لئے آئیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں شرک سے باز آئیں توبہ کریں سچے معبود کی طرف رجوع ہوں ۔ (تفسیر وحیدی)

٤٩ ۔ انہوں نے کہا اے ساحر یعنی عالم کیونکہ ان کے یہاں جادوگر کا درجہ بڑا تھا اس لئے یہ لفظ تعظیماً بولا جاتا تھا ۔ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کر دیجئے جس کا اس نے عہد کر رکھا ہے اور موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ ایمان لائے تو ان سے عذاب دور کر دیا جائے گا اسی لئے اس عہد کو یاد دلا کر کہا کہ ہم ضرور آپ پر اور جس چیز کو لے کر آپ آئے ہیں اس پر ایمان لے آئیں گے ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ نَذْهَبَنَّ : ہم لے جائیں گے ○ مُّقْتَدِرُوْنَ : قابو یافتہ ○ اِسْتَمْسِكْ : اسے پکڑ لیا سَوْفَ : جلد، عنقریب ○ اُخْتِهَا : اس کی بہن ○ اُدْعُ : تو مانگ، تو دعا کر ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لئے شرافت قرآن مجید ہے ○ حضرت موسیٰؑ کو نشانیوں کے ساتھ بھیجا گیا ○ ہر دوسرا معجزہ پہلے سے واضح ہوتا ○ عہد نہ توڑنا عقلمندی کی علامت ہے ○ وفا نجات کی موجب ہے ○ جس کو وفا کی عادت نہیں اس کا دین نامکمل ہے ○ وفا کا پہلا مرتبہ کلمہ شہادت پر ایمان ہے ○

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝٥٠ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ
قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَٰرُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِيٓ ۚ أَفَلَا
تُبْصِرُونَ ۝٥١ أَمْ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝٥٢
فَلَوْلَآ أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلَٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝٥٣
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَٰسِقِينَ ۝٥٤ فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا
انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٥٥ فَجَعَلْنَٰهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا
لِّلْءَاخِرِينَ ۝٥٦ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝٥٧
وَقَالُوٓا ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝٥٨

سو جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے ۝٥٠ اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر
کہا اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے
بہہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ۝٥١ بےشک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں
رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں ۝٥٢ تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اتارے
گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے ۝٥٣ غرض اس نے اپنی قوم کی عقل مار دی۔ اور
انہوں نے اس کی بات مان لی بےشک وہ نافرمان لوگ تھے ۝٥٤ جب انہوں نے ہم کو خفا کیا
تو ہم نے ان سے انتقام لے کر ان سب کو ڈبو کر چھوڑا ۝٥٥ اور ان کو گئے گزرے کر دیا اور
پچھلوں کے لئے عبرت بنا دیا ۝٥٦ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری
قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے ۝٥٧ اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ۔ انہوں نے
جو عیسیٰ کی مثال بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ۝٥٨

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف ۴۳/۵۱ تا ۵۸ * ت: ج)

۵۰۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا کفار کی بھی مشکلات حل کر دیتی ہیں * اس
طرح کہ ایمان لانے کا وعدہ پورا نہ کیا

۵۱ - (سلطنت مصر) جو چالیس فرسخ لمبی چالیس فرسخ چوڑی ہے (روح) اسکندریہ سے شام تک طول
نیل سے اسوان تک عرض جب کہ اسے مصر بن حام ابن نوح علیہ السلام نے بسایا اسی لئے اس کا نام مصر ہوا ✱
دریائے نیل سے تین سو ساٹھ نہریں نکالی گئی تھیں جن میں بڑی خلیجان، طولون، دمیاط،
تینس چار نہریں تھیں جو قصر شاہی کے نیچے بہتی تھیں - وہ ان پر پھول کر خدا بن بیٹھا - (نور العرفان)

۵۲ - "بلکہ میں اس شخص سے بہتر ہوں جو "کچھ وقار نہیں رکھتا اور" واضح طور پر" بیان بھی نہیں کر سکتا"
"وقار نہیں رکھتا" جو سردار ہونے کا اہل نہیں - حضرت موسیٰؑ کی زبان صاف نہیں تھی تو تلے تھے آپ نے دعا کی تھی
اے اللہ میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں دعا سے زبان کچھ کھل گئی (اتنی کہ لوگ
بات سمجھنے لگے) پھر بھی کچھ بندش رہ گئی اسی کو فرعون نے نقص اور عیب قرار دیا -

۵۳ - اہل مصر کا دستور تھا کہ جب کسی شخص کو اپنا سردار بناتے تھے تو اس کو سونے کے کنگن اور طوق پہنائے
جاتے تھے سردار ہونے کی یہ علامت تھی اسی لئے فرعون نے کہا کہ موسیٰؑ کے رب نے جب موسیٰؑ کو واجب الاطاعت
سردار بنایا ہے تو اس کو سونے کے کنگن کیوں نہیں پہنائے ✱ موسیٰؑ کے ساتھ پے در پے ملائکہ کیوں نہیں
آئے جو موسیٰؑ کی تصدیق اور مدد کرتے - (تفسیر مظہری ج۰)

۵۴ - "(فرعون نے) اپنی قوم کو مغلوب کر دیا اور وہ اس کے کہنے میں آ گئے" اپنی قوم قبطیوں کو جاہل پایا ان کو
سبک سر اور جاہل ہونے پر آمادہ کیا - بعض علماء نے کہا فرعون نے اپنی قوم سے اپنی اطاعت میں خفت (اور
تیزی) کی خواہش کی چنانچہ موسیٰؑ سے جو لوگوں نے ایمان کا وعدہ کیا تھا فرعون کے حکم پر ان لوگوں نے اس وعدہ کو توڑ دیا (ایضاً)

۵۵ - "پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا -

۵۶ - "انھیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے" کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت
و عبرت حاصل کریں" (کنز الایمان حاشیہ)

۵۷ - جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی مثال پیش کی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی بات پر خوب ہنسے (خزائن القرآن) (ضیاء القرآن)

۵۸ - اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود ملائکہ وغیرہ بہتر ہیں یا وہ یعنی عیسیٰ ✱ یہ مثال ان کی محض ناحق شناسی
سے ہے اور بے جا ہے یہ لوگ ناحق جھگڑا کرنے والے ہیں غلط بحث جو محض کج بحثی کی وجہ سے ہو جدال باطل ہے (تفسیر عثمانی)

لغوی اشارے ۞ يَنكُثُونَ : وہ توڑ ڈالتے، توڑ دیتے ہیں ۞ مَهِين : بے عزت ۞ يَكَادُ : قریب ہے
أَسْوِرَةٌ : کنگن ۞ ذَهَب : سونا ۞ اِسْتَخَفَّ : اس نے عقل کمزور کی ۞ آسَفُونَا : انہوں نے ہم کو
غصہ دلایا ۞ سَلَفًا : گیا گزرا ۞ يَصِدُّونَ : وہ چیختے چلاتے ہیں ۞ خَصِمُونَ : جھگڑالو ۞ (ل)

تفہیمی خلاصہ ۞ انبیاء علیہم السلام عیوب و نقائص سے پاک ہیں ۞ جب بھی ما سوی اللہ پر فخر دکھایا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے
اسے فنا و برباد کر دیتا ہے ۞ نفس کو اوصاف رذیلہ سے پاک رکھا جائے ۞ اللہ تعالیٰ کا غضب رضا کی تنسیخ
کا نام ہے ۞ اچھے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کا کام کرتے ہیں ۞ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ۞

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَآءِيلَ ۝٥٩ وَلَوْ نَشَآءُ
لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَآئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝٦٠ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا
تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝٦١ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَٰنُ ۖ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٦٢ وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم
بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
أَطِيعُونِ ۝٦٣ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ
أَلِيمٍ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
الْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝٦٧

وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا ۵۹
اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے ۶۰ اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے تو ہرگز قیامت
میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا یہ سیدھی راہ ہے ۶۱ اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے بیشک
وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۶۲ اور جب عیسیٰ روشن نشانیاں لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت
لے کر آیا اور اس لئے میں تم سے بیان کردوں وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو
اور میرا حکم مانو ۶۳ بے شک اللہ میرا رب اور تمہارا رب تو اس کی "عبادت کرو" یہ سیدھی راہ ہے،
۶۴ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہوگئے تو ظالموں کی خرابی ہے ایک دردناک دن کے عذاب
سے ۶۵ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر نہ ہو ۶۶
گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ۶۷

(پارہ ۲۵/ سورہ زخرف ۴۳/ ۵۹ تا ۶۷ * ت: ک)

۵۹ (عیسیٰ علیہ السلام) نہ وہ خدا ہیں نہ خدا کے فرزند بلکہ خالص بندے ہیں۔ یہ حد الوہیت کے لحاظ سے ہے ورنہ ان میں اور
بہت سی صفات جمع ہیں۔ وہ روح اللہ ہیں کلمۃ اللہ ہیں رسول ہیں نبی مرسل ہیں صاحب کتاب ہیں حضور کے مبشر اعظم

2754

۶۰۔ "اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بسا دیتے" جو ہماری عبادت کرتے اور زمین بھی آسمانوں کی طرح نورخانہ بن جاتی کہ یہاں کوئی گناہ نہ ہوتا، مگر یہ حکمت کاملہ کے خلاف تھا۔ (نورالعرفان)

۶۱۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کا قیامت سے تشریف لانا وقوع قیامت کی شرائط میں سے ہے اس لئے جب آپ نازل ہوں گے تو لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ اب قیامت قائم ہونے کا وقت قریب آگیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول احادیث صحیحہ سے ثابت ہے (ضیاءالقرآن)

۶۲۔ "شیطان تم کو اس راستہ سے" نہ روکے" یعنی تم شیطان کے بہکانے سے اس راہ کو مت چھوڑو "بلا شبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے" تم کو جنت سے نکلوانے کا سبب بنا اور مصائب کے گھر میں تمہارے آنے کا موجب ہوا اور اب بھی اتباع حق سے تم کو روک رہا ہے اور جنت میں داخل ہونے سے رکاوٹ بنا ہوا ہے (تفسیر مظہری)

۶۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودی خواہشات کے مختلف ہونے کی وجہ سے بہت فرقوں میں بٹ گئے۔ جب حضرت عیسیٰؑ تشریف لائے تو انہیں باطل عقائد سے روکا اور حق صواب کی طرف انہیں دعوت دی۔ یہودی جن امور کے بارے میں باہم اختلاف کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے بارے میں ہدایت لاتے اور جن چیزوں کی انہیں ضرورت تھی انجیل کے علاوہ انہیں ہدایت عطا کیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کا حکمت لانا تقویٰ کا سبب ہے

۶۴۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت کا حکم دیا کہ توحید کا اعتقاد رکھنا، شریعت کے احکام کی پیروی کرنا۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے کلام کا تتمہ ہے یا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اطاعت کا تقاضا کرنے والی چیز یہی ہے۔ (ایضاً)

۶۵۔ لوگ فرقوں میں منقسم ہو گئے اور مختلف گروہ بن گئے بعض آپ کو اللہ کا بندہ اور رسول مانتے تھے اور یہی حق ہے۔ جبکہ بعض دیگر یہ کہتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں اور بعض خود انہیں خدا ہی قرار دیتے تھے۔ اسی لئے فرمایا "پس ہلاکت ہے ظالموں کے لئے دردناک عذاب کے دن سے"

۶۶۔ رسولوں کو جھٹلانے والے یہ مشرکین انتظار نہیں کر رہے مگر قیامت کا وہ نہیں جانتے یہ لامحالہ طور پر واقع ہو کر رہے گی اس طرح کہ وہ بے خبر اور اس کے لئے تیار نہ ہوں گے جب یہ آجائے گی تو اچانک بے خبری میں آئے گی اس وقت وہ نادم ہوں گے لیکن یہ ندامت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

۶۷۔ کافروں کی دوستی کی بنیاد کفر و فسق پر ہوتی ہے اور یہی کفر و فسق ان کے عذاب کا باعث ہوں گے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرائیں گے اور ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس کے برعکس

اہلِ ایمان و تقویٰ کی باہمی محبت چونکہ دین اور رضائے الٰہی کی بنیاد پر ہوتی ہے اور یہی دین و ایمان، خیر و ثواب کا باعث ہے اس لیے ان کی دوستی کا کوئی انقطاع نہیں ہوگا وہ اسی طرح برقرار رہے گی جس طرح دنیا میں تھی (ایضاً)

لغوی اشارے ○ یَخْلُفُوْنَ : یکے بعد دیگرے رہا کرتے ہیں ○ تَمْتَرُوْنَ : تم شک کرتے ہو ○ اُبَیِّنَ : میں بیان کروں ○ وَیْلٌ : ہلاکت، خرابی، عذاب دوزخ کی ایک وادی ○ بَغْتَةً : اچانک، ایکدم ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ خلافتِ الٰہیہ صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے ○ یقیناً عیسیٰ ابن مریمؑ حاکم عادل کی حیثیت سے آسمان سے نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ اٹھا لیا جائے گا اور اونٹنیوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے گا، عداوت، بغض اور حسد کا نام و نشان مٹ جائے گا، لوگوں کو مال قبول کرنے کی دعوت دی جائے گی لیکن اسے قبول نہ کیا جائے گا۔ (مسلم و ابن ماجہ) ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "یہودی اکہتر اور نصرانی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ (ابو داؤد عن ابو ہریرہؓ) ○ گناہ سے دوری، جرم پر توبہ دانشمندی ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت دراصل اطاعتِ حق ہے ○ توحید اور احکامِ الٰہیہ کی پابندی صراطِ مستقیم ہے ○ مبنی بر غرض دوستی، دشمنی لاتی ہے ○

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ ٦٨ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ
كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ ٦٩ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ ٧٠ يُطَافُ
عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ج وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ
تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ٧١ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٧٢ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ ٧٣ اِنَّ
الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ ٧٤ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ
وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٧٦ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ط قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ ٧٧ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ ٧٩ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ط بَلٰى وَ
رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ ٨٠ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ق صلے فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ ٨١

اے میرے (پیارے) بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم (آج) غمزدہ ہوگے ۝ ٦٨ (یعنی) وہ بندے جو ایمان
لے آئے تھے ہماری آیتوں پر اور فرمانبردار تھے ۝ ٦٩ (حکم ہوگا) داخل ہوجاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی (د
گردش میں ہوں گے ان پر سونے کے تھال اور جام اور وہاں ہر چیز موجود ہوگی جسے دل پسند کریں اور آنکھوں کو لذت
(مزید یہ کہ) تم وہاں ہمیشہ رہو گے ۝ ٧١ اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنا دیے گئے ہو ان اعمال کے باعث
جو تم کیا کرتے تھے ۝ ٧٢ تمہارے لیے یہاں بکثرت پھل ہیں ان ہی سے کھاؤ گے (جو جی چاہے) ۝ ٧٣ بے شک مجرم
عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۝ ٧٤ نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے (یہ عذاب) اور وہ اس میں آس توڑ بیٹھیں گے ۝
اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن وہ (اپنی جانوں پر) ظلم ڈھانے والے تھے ۝ ٧٦ اور وہ پکاریں گے
اے مالک! بہتر ہے کہ تمہارا رب ہمارا خاتمہ ہی کر ڈالے۔ وہ جواب دے گا کہ تمہیں تو یہاں ہمیشہ جینا رہنا ہے ۝
بے شک ہم لے آئے تمہارے پاس (دین) حق لیکن تم میں سے اکثر حق سے نفرت کرنے والے تھے ۝ ٧٨ ہاں اگر انہوں نے کوئی
قطعی فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی اپنا قطعی فیصلہ کرنے والے ہیں ۝ ٧٩ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے ان کے راز اور
اور سرگوشی کو ہاں ہم سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس بیٹھے لکھتے بھی رہتے ہیں ۝ ٨٠ آپ فرمائیے (بالفرض
اگر رحمٰن کا کوئی بچہ ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کا پجاری ہوتا ۝ ٨١ (پارہ ٢٥/ سورہ ٤٣ ع ٧/ ٦٨ تا ٨١ * ت ع ص)

2757

۶۸۔ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے دوستوں اور مومن عزیزوں کے ساتھ جمع کرکے فرمائے گا کہ اب تم ہمیشہ ساتھ رہو گے تمہیں
کچھ غم نہ جدائی ہونے کا کھٹکا۔ ان شاءاللہ حضور کے عاشق حضور کے ساتھ ہوں گے۔
۶۹۔ یہ خطاب صرف مومن متقی
سے ہوگا یہاں ایمان سے مراد درستی عقائد ہے اور اسلام سے مراد اچھے اعمال ہیں یا ایمان سے مراد اچھے عقیدے
ہیں اور اسلام سے مراد ان کا اعلان و اظہار۔

۷۰۔ دنیا کی وہ مومن بیویاں جو تمہارے نکاح میں فوت ہوئیں کیونکہ حوریں تو پہلے ہی سے جنت میں ہیں
انہیں داخل کرنے کے کیا معنی اور کافرہ بیوی دوزخی ہے جس عورت کے چند نکاح ہوئے وہ اپنے آخری
خاوند کے ساتھ ہوگی * ایسی خاطر و تواضع جس کا اثر تمہارے چہروں پر نمودار ہوگا غرضیکہ رب تعالیٰ اپنی
شان کے لائق دے گا۔ (نورالعرفان)

۷۱۔ اس طرح کہ غلمان سونے کے پیالوں میں "شراباً طہورا" بھر کر پیش کریں گے۔ چونکہ جنتی لوگ
حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے اس لئے غلمان ان حلقوں میں گردش کریں گے * جنتی ہر چیز چاہے گا مگر انہیں
کہ وہاں نفس امارہ نہ ہوگا * خوبصورت باغ و نہریں بلکہ دیدار جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور دیدار جمال پروردگار، جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے۔ رب نصیب کرے گا کیونکہ یہ لوگ دنیا
میں حضور کے لئے ترس گئے تھے، عشق الٰہی کی آگ میں جلتے پھنکتے تھے * نہ تھمنا نہ ان نعمتوں کو فنا
دنیا کے پھل موسم ہی میں ہوتے ہیں مگر وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (ایضاً)

۷۲۔ "یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے

۷۳۔ جنتی درخت ثمردار، سدابہار ہیں ان کی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ہے
کہ اگر کوئی ان میں سے ایک پھل لے گا تو درخت میں دو پھل ثمردار ہو جائیں گے۔ (کنزالایمان)

۷۴۔ بے شک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ (ایضاً)

۷۵۔ یہ عذاب کبھی بھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے یعنی نجات سے مایوس (ا

۷۶۔ حجت تمام ہونے اور رسولوں کے مبعوث فرمانے کے بعد اپنے اعمال سیئہ کے سبب تکذیب
کی اور نافرمانی کی جس کی انہیں سزا دی گئی اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے (تفسیر ابن کثیر)

۷۷۔ "مالک" جہنم کے داروغہ کا نام ہے جہنمی مالک کو ندا کرتے ہوئے کہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں موت عطا کرے

تاکہ ہم آرام پا جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا مالک ہزار سال بعد کہے گا تمہیں عذاب میں یہاں ہی رہنا ہے
ذلت کے ساتھ اس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہیں (تفسیر مظہری، قرطبی)

۷۸۔ (اے مکہ کے کافرو) ہم تمہارے پاس سچا کلام (قرآن یا سچا دین) بھیج چکے لیکن تم میں بہت لوگ
سچی بات سے چڑھتے ہیں" یعنی نفرت کرتے ہیں برا جانتے ہیں بعضوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ دوزخیوں فرمائے گا۔

۷۹۔ کافروں نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (شہید کر دیں) یا مکہ سے باہر نکال دیں۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے بھی منصوبہ کر لیا ہے آخر اللہ تعالیٰ ہی کا منصوبہ چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکہ سے ہجرت کر کے خیریت کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچ گئے وہاں اللہ تعالیٰ نے (اپنے محبوب کو) ایسا زور
دیا کہ مکہ فتح کر لیا اور سارے کافر مغلوب ہو گئے۔ (تفسیر وحیدی)

۸۰۔ کیا (صفوان بن امیہ) اور اس کے ساتھیوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کی آہستہ آہستہ
باتوں کو اور کچھ اور دگر دان کے خفیہ مشوروں کو نہیں سنتے۔ ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے خود
ان کے پاس ہیں وہ ان کی ہر قسم کی باتوں اور خفیہ مشوروں کو لکھتے رہتے ہیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۸۱۔ ان سے کہہ دیجئے تم جو لوگوں کو اور بتوں کو خدا کا بیٹا سمجھ کر پوجتے ہو یہ تمہارا خیال غلط ہے اس
کا کوئی بیٹا نہیں اگر ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی تعظیم و تکریم کرتا اور اس کی پرستش کرتا (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ تُحْبَرُوْنَ: تمہاری عزت کرائی جائے گی، تم خوش حال کر دیے جاؤ گے ○ یُطَافُ: دور
چلایا جائے گا ○ صِحَافٍ: بڑی رکابیاں ○ اَکْوَابٍ: کوزے آبخورے ○ تَشْتَهِیْهِ: وہ اس کو
چاہتی ہے ○ یُفَتَّرُ: کم نہیں کیا جائے گا ○ مُبْلِسُوْنَ: مایوس، غمگین، پشیمان، متحیر ○ مَاکِثُوْنَ: ٹھہرے
رہنے والے ○ مُبْرِمُوْنَ: تدبیر کو پختہ کرنے والے (کافروں کی بربادی کے لئے) ○ نَجْوَاهُمْ: ان کی سرگوشیاں ○

تفہیمی خلاصہ ○ جنتیوں پر بادل سایہ کرتے تھا وہ جو کہیں گے وہی برسائے گا ○ جنتی بہشت میں دائماً رہیں گے ○ بہشت
کے داخلہ کے لئے ایمان شرط ہے ○ ذات حق کی رضا کے لئے عبادت کرنی چاہیئے ○ حق سے نفرت کفار کی عادت ہے ○
ہر شے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت) توحید کا اعلان فرمایا ○ (ارشاد فرمایا) میں سب سے پہلا عبادت
گزار ہوں ○ جس طرح اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کا بیٹا نہیں اسی طرح وہ اس سے بھی منزہ ہے
کہ اس کی کوئی اولاد ہو ورنہ خدا واجب الوجود نہ رہے گا بلکہ ممکن ہو جائے گا اور جو ممکن ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا اور
خدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان عیوب سے مبرا ہو ○

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ٨٢ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ ٨٣ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي
الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ ٨٤ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْ
وَمَا بَيْنَهُمَا ج وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ٨٥ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ٨٦ وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ لا ٨٧ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ٨٨ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ط فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ ع ١٩

پاک ہے آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب ان باتوں سے جو وہ بناتے ہیں ۝ ٨٢ پھر ان کو
بحثیں کرنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس دن کا ان سے
وعدہ کیا جاتا ہے ۝ ٨٣ اور وہی تو ہے جو آسمان میں خدائی کرتا ہے اور زمین میں بھی اور وہ حکمت
والا خبردار ہے ۝ ٨٤ اور مبارک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین اور ان کے
درمیان ہے اور اس کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کے پاس تم لوٹائے جاؤ گے ۝ ٨٥ اور
جن کو وہ اس کے سوا پکارا کرتے ہیں ان کو تو شفاعت کا بھی اختیار نہیں ان کے لئے کہ
جو جان بوجھ کر کلمۂ حق کی شہادت دیتے ہیں ۝ ٨٦ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو
کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں گے ضرور اللہ نے پھر کہاں بہکے چلے جاتے ہیں ۝ ٨٧ اور اس کا
یہ کہنا کہ اے رب یہ وہ قوم ہے کہ جو ایمان نہیں لاتے ۝ ٨٨ پھر آپ بھی ان سے
منہ پھیر لیں اور کہیں سلام وہ ابھی جان لیں گے ۝ ٨٩

(پارہ ٢٥/ سورہ زخرف/ ٨٢ تا ٨٩ * ت: ع)

٨٢- چونکہ رب تعالیٰ تمام چیزوں کا رب ہے لہٰذا اس کی تسبیح پڑھو اور اسے عیوب سے پاک مانو
اولاد بھی اس کے لئے عیب ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ساری مخلوق کا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ادب یہ ہے
کہ اسے اچھی چیزوں کی طرف نسبت دو۔ (نور العرفان)

۸۳ - ان کی پرواہ نہ کرو ان کے کفر پر رنج و غم نہ کرو۔ لہٰذا آیت منسوخ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور مومنوں اور اپنے غلاموں کو چھوڑتے نہیں اپنے دامنِ کرم میں رکھتے ہیں * اس سے قیامت کا دن مراد ہے یعنی قیامت تک ان سے بے پرواہ رہو۔ معلوم ہوا کہ مومن کی قیامت تک حضور پرواہ کرتے ہیں۔ بعد موت سب عزیز و اقارب چھوڑ جاتے ہیں مگر وہ رحمت والے نہیں چھوڑتے (نور العرفان)

۸۴ - وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہی حکمت و علم والا ہے (کنز الایمان)

۸۵ - نہ صرف اس کی حکومت ہے بلکہ آسمانوں اور زمین میں اور ان کے بیچ جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور قیامت کا علم بھی اسی کو ہے اس میں اشارہ ہے کہ جس طرح وہ ان کا پیدا کرنے والا ہے فنا بھی کرے گا اور سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے بلکہ جا رہے ہیں اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جس طرح اس کی طرف اس عالم میں احتیاج ہے اور تمام جہان کا وہی خالق و مالک ہے اسی طرح دوسرے عالم کا بھی وہی مالک و مختار ہے کہ جہاں ہر ایک کو جانا ہے اور خلقت چلی جا رہی ہے۔ (تفسیر حقانی)

۸۶ - کفار اس گھمنڈ میں تھے کہ یہ بت اور فرشتے ان کی شفاعت کریں گے بتا دیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ ہر ایک کی مجال نہیں کہ بارگاہ رب العزت میں شفاعت کرنے کی جرأت کر سکے اور نہ ہر شخص اس قابل ہے کہ اس کی شفاعت کی جائے شفاعت کرنے کا وہ مجاز ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی بھی دے اور اس کی یہ گواہی علم یقین پر مبنی ہو اسی طرح شفاعت اس کی کی جائے گی جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ یہ بات کہ شفاعت صرف ان گناہگاروں کی ہوگی جو ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے

۸۷ - عجیب احمق لوگ ہیں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پھر اس کے علاوہ دوسروں کو اپنا معبود بناتے ہیں اور اس طرح راہِ حق سے روگردانی کرتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۸۸ - اللہ تعالیٰ کو قیامت کا اور نبی کے اس قول کا علم ہے کہ اے میرے رب مکہ کے یہ کافر ایمان نہیں لاتے

۸۹ - ان کے ایمان لانے اور مومن ہو جانے کی آس توڑ دو۔ ان کو ایمان کی دعوت دینے سے رخ پھیر لو اور کہہ دو ہمارا تم کو سلام یعنی ہمارا تمہارا کوئی رابطہ نہیں ہم نے تم کو چھوڑ دیا تم ہم کو چھوڑ دو

* عنقریب ان کو اپنے غلط اعتقاد اور باطل قول و عمل کی سزا مل جائے گی۔ مقاتل نے کہا آیت جہاد نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ عَمَّا : جس چیز سے ○ يَصِفُونَ : جو وہ بیان کرتے ہیں ○ يَخُوضُوا : وہ مشغول ہوں ○ يَلْعَبُوا : وہ کھیلتے رہیں ○ يُلٰقُوا : وہ پیش کریں ○ تَبَارَكَ : وہ بہت برکت والا ہے ○ يَمْلِكُ : قابو رکھے گا ○ شَفَاعَةً : سفارش کرنا ○ اِصْفَحْ : تو درگزر کر ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ واضح اور روشن دلائل پر اعتبار نہ کرنے والے سے دور رہنا چاہیے ○ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو کئی اقسام پر پیدا فرمایا ○ انسان کو علم و عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے ○ اللہ کا شکر سے حصول نعمت میں اضافہ ہوتا ہے ○